اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے
بیمہ (انشورنس) کی شرعی حیثیت

از ڈاکٹر رخسار احمد (کراچی)

تکافل عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی باہمی ذمہ داری یا امدادی باہمی کے ہیں۔ دور جدید میں بعض مقامات پر تکافل اسلامی انشورنس کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لفظ انشورنس یا ایشورنس (یقین دہانی) متعدد معنی کا حامل لفظ ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی شخص یا ادارہ کسی کی صحت، جان، اور مال کی حفاظت کی ضمانت، دہانی نہیں کرسکتا لیکن باہمی تعاون کے ذریعے ایک دوسرے کی مدد کرنا اسلام میں جائز ہے۔ البتہ مسلمان ہونے کے ناطے ہم لفظ تکافل یعنی باہمی ذمہ داری استعمال کر سکتے ہیں۔

معاشرتی اہمیت:

اسلامی نظام میں کفالت عامہ اسلامی معاشرے کی اولین معاشی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کے پہلو بہ پہلو اسلامی معاشرے کی ذمہ داریوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ معاشی ترقی کا اہتمام کرے اور سماج میں دولت کی تقسیم کے اندر پائے جانے والے تفاوت کو کم کرے۔ کفالت عامہ کا منشاء مذکورہ بالا حالات میں حاجت روائی سے پورا ہوسکتا ہے مگر ان

دوسرے تقاضوں کی تکمیل کے لئے معاشی کارگردگی کی بحالی، اس میں اضافہ اور سماج میں مواقع کی یکسانی برقرار رکھنے۔ زندگی میں پیش آنے والے خطرات کے مالی صدمات سے تحفظ اور فی الجملہ ایک ایسی فضاء قائم کرنے کا اہتمام بھی کرنا ہوگا جو معاشی ترقی کے لئے سازگار ہو۔

معاشی ضرورت:

اچانک موت، معذوری، بیماری، آتش زدگی، سیلاب، ڈکیتی، زلزلہ اور نقل و حرکت سے متعلق حادثات اور ان کے نتیجے میں واقع ہونے والے مالی نقصانات کسی اختیاری عمل پر مبنی نہیں ہیں۔ ان کے نتیجے میں اکثر اوقات متاثر ہونے والا فرد اور اس کا پورا خاندان حقیقی محتاجی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا پھر افراد کی معاشی کارگردگی متاثر ہوتی ہے جس کا انحصار مال اور املاک پر ہے۔ یہ حقیقت اس کا شدیدہ تقاضہ کرتی ہے کہ زندگی کے ایک بڑے دائرے میں تکافل کو معاشی ضرورت کا درجہ دیا جائے۔

تصور تکافل

بحیثیت مسلمان ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اس دنیا میں اور ہماری زندگیوں میں جو کچھ رونما ہوتا ہے۔ وہ سب اللہ کی طرف اور اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔ جبکہ حوادث اور نقصانات سے بچنے کے لئے جائز اقدامات کرنے کا بھی حکم ہے۔

حدیث: آنحضرت ﷺ نے بدو کے کھلے ہوئے اونٹ کے بارے میں پوچھا کہ تم نے اپنا اونٹ کیوں نہیں باندھا۔ بدو نے جواب دیا۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پہلے اپنا اونٹ باندھو پھر اللہ پر بھروسہ کرو"۔

﴿ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف فى القتل

انه کان منصورا﴾ بنی اسرائیل آیت ۳۳

ترجمہ: اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے پس چاہیئے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے، اس کی مدد کی جائیگی۔

﴿والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیة لازواجهم متاعاالی الحول غیراخراج فان خرجن فلاجناح علیکم فیمافعلن فی انفسهن من معروف والله عزیزحکیم﴾ البقرہ آیت ۲۴۰ ۔

ترجمہ: اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔

موجودہ انشورنس (روایتی بیمہ) مسلم اسکالرز کی نظر میں:

مسلم اسکالرز اور علماء کرام کی انشورنس کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ انکو ہم تین بڑے گروپ میں شامل کر سکتے ہیں:

۱۔ اس گروپ میں شامل اسکالرز کی رائے ہے کہ انشورنس جائز نہیں۔ چونکہ باہمی ذمہ داری کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا لہذا اگر تکافل کو شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنایا جائے تو یہ طریقہ بالکل جائز ہے۔

۲۔ دوسرے گروپ میں موجود میں جنرل انشورنس جائز ہے جبکہ بیمہ زندگی جائز نہیں۔

۳۔ اس میں شامل اسکالرز مکمل طور پر انشورنس کے نظریہ کی مخالفت کرتے ہیں کہ یہ اسلامی تعلیمات اور احکامات کے خلاف ہے۔

انشورنس پر اعتراضات:

قرآن وحدیث جن معاملات کو حرام قرار دیتے ہیں ان میں:

ا۔ربا(سود)Interest

آیت ﴿واحل الله البيع وحرم الربا﴾

ترجمہ:اللہ تعالی نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام کیا ہے۔

۲۔قمار (جوا)Gambling

قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:﴿يايها الذين امنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾سورۃ المائدہ آیت ۹۰۔

ترجمہ: اے ایمان والوں ! شراب اور جوا اور بت اور پاسے ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سوان سے بچتے رہنا تا کہ نجات پاؤ۔

۳۔غرر(بےیقینی)Uncertainity

رسول اقدس ﷺ نے لین دین میں بےیقینی (غرر) کو ناپسند فرمایا۔

تکافل کا خاکہ:

تکافل کاروبار روائتی بیمہ سے مختلف ہونا چاہیئے ۔معاہدہ تکافل اصول شریعت کے

عین مطابق اخلاص پر مبنی، آخلاقی، غیر سودی، امداد باہمی شراکت اور مضاربہ کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیئے جس میں کسی فریق کو فائدہ حاصل کرنے کا مقصد نہ ہو بلکہ باہمی تعاون، بھائی چارگی کے ذریعہ کسی غیر متوقع نقصان اور دھچکے سے بچانا مقصود ہو۔

تکافل صرف اسلامی احکامات کے مطابق کئے گئے بنیادی خصوصیات کی حامل ہونا چاہیئے۔

ا۔اخلاص ہونا ضروری ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ ظاہری چیزوں کو نہیں بلکہ دلوں کو دیکھتا ہے'' معاہدہ تکافل کے تحت تکافل کنندہ (کمپنی) مذکورہ کے نقصان کی صورت میں باہمی رضامندی کے تحت نقصان کی تلافی کرنے کا پابند ہے جبکہ تکافل دار (پالیسی ہولڈر) معاہدہ کی تنسیخ کے لئے مجبور نہ کیا جاسکے گا۔لیکن تکافل دار کے لئے ضروری ہے کہ ادائیگی تبرو (پریمئیم) جاری رکھے اگر وہ اس کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔

۲۔اصول شریعت کے عین مطابق ہونا چاہیئے:

تکافل کا کاروبار شریعت کے عین مطابق ہونا چاہیئے جس میں کوئی عنصر شریعت کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے، اس سے انحراف کی صورت میں وہ اسلامی طریقہ نہیں کہلائے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ومن يتبع غير الاسلام دينا فلن يقبل منه﴾ ترجمہ:اگر کوئی شخص اسلام کے نظام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام چاہتا ہے اللہ کو قبول نہیں''۔

تکافل تقدیر کے خلاف نہیں کیونکہ کوئی شخص یا کوئی ادارہ (کمپنی) کسی کی جان، مال، صحت یا زندگی کی حفاظت کی ضمانت نہیں دیتی بلکہ ان حالات میں ہونے والے نقصانات

کاازالہ کرتی ہے۔اوراس رقم کی ایک حد مقرر ہوتی ہے جس کا چندہ حسابات وشماریات کے ذریعے لگایا جاتا ہے۔اوراس کے حاصل کوان متاثرین میں تقسیم کیا جاتا ہے جواس حادثہ کا شکار ہوئے ہیں۔

۳۔اخلاقی ہوناچاہیئے:

معاہدہ تکافل (تکافل کنٹریکٹ) اسلامی احکامات کے مطابق اخلاقی ذمہ داریوں کوادا کرتا ہو۔جس میں ایمانداری،سچا بھروسہ اورحقائق کوظاہر کرنا شامل ہونا چاہیئے ،قرآن میں ارشادہوتا ہے﴿ **ویاقوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط ولاتبخسوا الناس اشیاء هم ولاتعثوا فی الارض مفسدین** ﴾سورۃ ھود آیت ۸۵۔

ترجمہ:اے برادران قوم،ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ پوراناپواورتولواورلوگوں کو ان چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو،اورزمین پرفسادنہ پھیلاتے پھرو۔

۴۔غیرسودی ہوناچاہیئے:

تکافل سود سے مبراہونا چاہیے ،اگرمنافع میں حصہ داری مقصود ہوتواصول مضاربہ کے مطابق دونوں فریق (تکافل کنندہ۔کمپنی اورتکافل دار۔پالیسی ہولڈر) منافع میں شریک ہوسکیں۔یعنی تکافل دار جورقم تبرو(پریمئم) کی صورت میں کمپنی کوادا کرتا ہے اس رقم کومضاربہ اورشراکت داری کی بنیاد پر کیے گئے کاروبار میں لگایا جائے اور جومنافع ہوتا ہے وہ تکافل دار (پالیسی ہولڈر)اورتکافل کنندہ (تکافل کمپنی) میں تقسیم ہونا چاہیے۔

۵۔جوئے کے عنصر سے پاک ہوناچاہیے:

جوئے کامالی محرک اس کا مالی فائدہ کاحصول ہے جو بازی جیت جانے کی صورت

میں ہوگا جس کے ذریعے دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بازی لگانے والا شخص ایک رقم ہار جانے کا خطرہ مول لیتا ہے۔ وہ خطرہ جو پہلے سے موجود نہ تھا اور اگر تھا تو خود اس کی ذات سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا وہ چاہتا ہے تو خطرہ مول نہ لیتا، تکافل کا معاملہ اس سے بینادی طور پر مختلف ہے، تکافل معاہدہ کرانے کا مالی محرک اس نقصان کی تلافی کرنا ہے جو کسی حادثہ موت یا بیماری کی صورت میں ہوگا، اس رقم کے ملنے سے حادثہ کا شکار ہونے والے کی دولت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ صرف اس کمی کی تلافی ہے، جو حادثہ موت یا بیماری کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

دوسری بات تکافل دار جس خطرے کے پیش نظر معاہدہ تکافل کرتا ہے اس کا وجود ہوتا ہے اور اس فرد سے اس کا تعلق معاہدہ تکافل کرنے یا نہ کرنے پر منحصر نہیں ہے بلکہ ہر حال میں پایا جاتا ہے اور یہ خطرہ خدانخواستہ حادثہ، بیماری، معذوری یا موت کا ہو جو جان بوجھ کر نہیں مول لیا جاتا ہے، ان تمام صورتوں میں خطرے کا اور اس سے مالی نقصان کا احتمال بہر حال موجود ہوتا ہے چاہئے معاہدہ تکافل کرایا جائے یا نہ کرایا جائے۔

۶۔امداد باہمی کا عنصر شامل ہونا ضروری ہے:

معاہدہ تکافل میں امداد باہمی کا عنصر شامل ہونا چاہئے۔ارشاد باری تعالی ہے ﴿**تعاونوا علی البروالتقوی**﴾ حق باتوں پر ایک دوسرے کا ساتھ دو۔

تکافل زندگی پالیسی (تکافل لائف پالیسی) میں اگر تکافل دار مدت سے پہلے فوت ہوجاتا ہے تو اس کے مستحقین تمام تبرو (پریمئم) جو ادا کئے گئے ہیں اور اس کے ذریعے حاصل شدہ آمدنی کا مطالبہ کر سکتے ہیں جو مضاربہ کے اصول کے مطابق حاصل کیا گیا ہو۔لیکن اگر تکافل دار حیات ہو اور مدت ختم ہو جائے تو تکافل دار خود وہ تمام رقم جو اس نے ادا کی ہے اور اس کا منافع سمیت حاصل کرنے کا مستحق ہے۔

عام تکافل پالیسی (جنرل تکافل پالیسی) میں دونوں فریقین کو آمدنی ہونی چاہیے جبکہ پریمئم کی ادائیگی رقم ایک چندہ ہے جو کہ تبروہ (کنٹریبوشن) کے اصولوں پر مبنی ہونی چاہیے تکافل دار اپنی ادا کی ہوئی رقم کی واپسی کے لیئے کسی قسم کا قانونی مطالبہ نہیں کر سکتا اگر کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔لیکن اگر کوئی حادثہ کی وجہ سے نقصان ہوا ہے تو تکافل کنندہ (تکافل کمپنی) معاہدہ (contarct on unilateral basis) کے تحت طے شدہ رقم ادا کرے۔

۷۔میراث اور وصیت:

تکافل پالیسی میں نامزدگی کسی خاص رشتہ کو نہیں بلکہ تمام وارثوں کو احکام وراثت کے مطابق تقسیم ہو یا کسی ایک ادارے کو نامزد کیا جائے جو وراثت اور وصیت کے مطابق تقسیم کرے۔جو شخص نقصان کی رقم کا مطالبہ کرتا ہے اس کا مذکورہ شے سے نفع ونقصان کا رشتہ ہے یعنی (تکافلی مفاد) ہونا چاہیئے،سورہ الانفال میں ارشاد باری تعالی ہے﴿**واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض فى كتاب الله**﴾آیت۷۵:

ترجمہ:اور رشتہ دار خدا کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔

۸۔معاہدہ تکافل اور درمیانی نمائندہ:

معاہدہ کی قانونی حیثیت ہونی چاہیئے ۔درمیانی نمائندہ (ایجنٹ) کو تنخواہ پر ہونا چاہیے اور پریمئم کی رقم میں سے اس کو کوئی ادائیگی نہ کی جائے۔

خلاصہ البحث:

تکافل بنیادی جز باہمی تعاون (امداد باہمی) کے اصولوں کو اپناتے ہوئے شریعت کے عین مطابق التکافل اداروں (تکافل آپریٹرز) کا قیام عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کی شدید ضرورتوں کی اولین فہرست میں سے ہے۔جس کے تحت کسی ایک رکن کو نقصان کی صورت میں باہمی تحفظ حاصل ہو۔